سُورَةُ البَلَدِ

مکی سورتوں میں سے ہے اس کی بیس آیات اور ایک رکوع ہے

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۲۰ عمّ ۳۰/۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
لَاۤ اُقۡسِمُ بِہٰذَا الۡبَلَدِ ۙ ۱	ہمیں اس شہر (مکہ) کی قسم ۱
وَ اَنۡتَ حِلٌّۢ بِہٰذَا الۡبَلَدِ ۙ ۲	اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو ۲
وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ ۳	اور باپ (یعنی آدم) اور اس کی اولاد کی قسم ۳
لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ ؕ ۴	کہ ہم نے انسان کو تکلیف (کی حالت) میں (رہنے والا) بنایا ہے ۴
اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ یَّقۡدِرَ عَلَیۡہِ اَحَدٌ ۘ ۵ (وقف لازم)	کیا وہ خیال رکھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پائے گا ۵
یَقُوۡلُ اَہۡلَکۡتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ ۶	کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کر دیا ۶
اَیَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ یَرَہٗۤ اَحَدٌ ؕ ۷	کیا اسے یہ گمان ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں ۷
اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّہٗ عَیۡنَیۡنِ ۙ ۸	بھلا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ ۸
وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیۡنِ ۙ ۹	اور زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیئے) ۹
وَ ہَدَیۡنٰہُ النَّجۡدَیۡنِ ۚ ۱۰	(یہ چیزیں بھی دیں) اور اس کو (خیر و شر کے) دونوں رستے بھی دکھا دیئے ۱۰
فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَۃَ ۫ۖ ۱۱	مگر وہ گھاٹی پر سے ہو کر نہ گزرا ۱۱
وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡعَقَبَۃُ ؕ ۱۲	اور تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے؟ ۱۲
فَکُّ رَقَبَۃٍ ۙ ۱۳	کسی (کی) گردن کا چھڑانا ۱۳
اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَۃٍ ۙ ۱۴	یا بھوک کے دن کھانا کھلانا ۱۴
یَّتِیۡمًا ذَا مَقۡرَبَۃٍ ۙ ۱۵	یتیم رشتہ دار کو ۱۵
اَوۡ مِسۡکِیۡنًا ذَا مَتۡرَبَۃٍ ؕ ۱۶	یا فقیر خاکسار کو ۱۶
ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَۃِ ؕ ۱۷	پھر ان لوگوں میں بھی (داخل) ہوا جو ایمان لائے اور صبر کی نصیحت اور (لوگوں پر) شفقت کرنے کی وصیت کرتے رہے ۱۷

THE CITY

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Nay, I swear by this city—
2. And thou art an in-dweller of this city[1]—
3. And the begetter and that which he begat,
4. We verily have created man in an atmosphere :[2]
5. Thinketh he that none hath power over him?
6. And he saith: I have destroyed vast wealth:
7. Thinketh he that none beholdeth him?
8. Did We not assign unto him two eyes
9. And a tongue and two lips,
10. And guide him to the parting of the mountain ways?
11. But he hath not attempted the Ascent—
12. Ah, what will convey unto thee what the Ascent is!—
13. (It is) to free a slave,
14. And to feed in the day of hunger
15. An orphan near of kin,
16. Or some poor wretch in misery,
17. And to be of those who believe and exhort one another to perseverance and exhort one another to pity.

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾
وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾
عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ ع ۱۵

یہی لوگ صاحب سعادت ہیں ﴿۱۸﴾
اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ بدبخت ہیں ﴿۱۹﴾
یہ لوگ آگ میں بند کر دیے جائیں گے ﴿۲۰﴾

18. Their place will be on the right hand.
19. But those who disbelieve Our revelations, their place will be on the left hand.
20. Fire will be an awning over them.

اسرار و معارف

قسم ہے اس شہر عظیم کی یعنی اس شہر کا تقدس جو بنائے کعبہ کے باعث تھا اور کفار و مشرکین بھی اس کی عظمت کے قائل تھے جو آپ ﷺ کے یہاں تشریف فرما ہونے سے دوبالا ہو گیا اسکی ساری عظمت بھی تو اللہ کی عظمت پہ گواہ ہے۔ مفسرین نے اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ حُرمت والا شہر عنقریب آپ کے لیے کفار کے ساتھ جنگ کرنے کو حلال کر دیا جائے گا گویا فتح مکہ کی خوشخبری بھی ہے اور خود آدم علیہ السلام اور ان کی ساری اولاد تمام انسانوں کی پیدائش سے موت تک کی زندگی اس بات پہ گواہ ہے کہ انسان تخلیقی طور پر محنت و مشقت کرنے پر مجبور ہے۔ اس کی زندگی کا کوئی لمحہ مشقت سے خالی نہیں شاہ و گدا سب جسمانی و ذہنی ہر طرح کی مشقت کا شکار رہتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اپنی حیثیت پہچان کر اور لمحہ بہ لمحہ محتاجی کو دیکھ کر اللہ کی اطاعت اختیار کرتا لیکن کفار نے بغاوت کا راستہ اپنایا جیسے ان کا خیال ہو کہ اب ان پر کسی کا بس نہ چلے گا اور اپنی طاغوتی کوششوں میں بہت خرچ کر کے گویا اپنی حفاظت کا سامان کئے بیٹھے ہیں یا حرام مال سے اپنی شہرت کے لیے خرچ کر کے سمجھتے ہیں کہ آخرت کے عذاب سے محفوظ ہو گئے

مال حرام سے تحفظ حاصل کرنے کا خیال

جیسے آج کل بدنصیب مسلمان امراء اور حکمران لوگوں کے حقوق غصب کر کے اور ملکی خزانہ لوٹ کر پھر حج اور عمرے کرتے ہیں اور اپنی رائے میں لوگوں پہ خرچ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بخشش کا سبب ہو گیا۔ کیا ان سب کا یہ خیال ہے کہ ان کے کام اور کردار کی اصلیت سے کوئی واقف نہیں یا اللہ حقیقتِ حال کو دیکھ نہیں رہے ذرا یہ سوچیں کیا ہم نے ان کو دیکھنے کی صلاحیت اور دو آنکھیں نہیں عطا کر دیں جو خالقِ حقیقی مخلوق

کو نظر بانٹتا ہے وہ خود ہر شئے اپنی شان کے مطابق ہر آن دیکھ رہا ہے پھر انہیں زبان عطا کر دی اور ہونٹ بخشے کہ آنِ واحد میں دل میں خیال آیا ذہن نے ترتیب دیا زبان نے آواز نکالی اور ہونٹوں نے اپنی حرکات سے اسے الفاظ میں ڈھال دیا ان کا حالِ دل بیان کرنے کو انہیں اتنا خوبصورت نظام جس مالک نے بخشا ہے وہ اس پورے نظام کی ہر بات سے ہر وقت آگاہ بھی ہے کہ اسی کے چلانے سے تو یہ عظیم مشینری چل رہی ہے پھر وہ اس سے کس طرح واقف نہ ہوگا اور پھر انہیں نیک و بد کا شعور دیا اور نبی بھیج کر دونوں راستے الگ الگ واضح کر دیئے کہ بھلا کیا ہے اور بُرائی کا راستہ کونسا ہے مگر انہوں نے دنیا کے لیے ہر مشقت برداشت کر لی مگر دین کے لیے انہیں پُر مشقت راستہ قبول نہیں کہ عقبہ گھاٹی کو کہتے ہیں مشکل پہاڑوں سے گزرنے کا تنگ راستہ شریعت مطہرہ بھی خواہشات کے پہاڑوں سے گزرنے کا محفوظ راستہ ہے مگر گزرنے کی مشقت تو سہنا پڑتی ہے جو انہوں نے برداشت نہ کی اور یہ گھاٹی ہے کیا حقوق و فرائض کی وہ خوبصورت تقسیم جو اسلام نے عطا کی مثلاً کسی کی گردن غلامی کے بوجھ سے آزاد کرانا۔

آزادی دلانا سب سے اعلیٰ نیکی ہے

جیسے آج کل اللہ کے ایماندار بندے کافرانہ نظام کی قید میں ہیں اس باطل نظام سے چھٹکارا دلانا عظیم نیکی ہے اسی طرح بھوکے نڈھال اور مجبور لوگوں کو ان کا حق دلانا ان کے روزی کے وسائل ان تک پہنچانے کا اہتمام کرنا اور یتیم و بے کس عزیز و اقارب کی نگہداشت کے ساتھ اللہ کی ساری کمزور اور بے بس مخلوق کے حقوق ان تک پہنچانے کا کام کرنا گو پہلا کام باطل نظام سے لوگوں کی رہائی کہ اس کے بغیر آپ ان کے حقوق دلانے کا کام نہیں کر سکتے اور دوسرا کام ہر مستحق کا حق اس تک بلا روک ٹوک پہنچانا خواہ وہ غریب، یتیم، بے کس اور بے بس ہی کیوں نہ ہو یہی دو کام سارا اسلام ہیں اور ایسے لوگ ہی ایماندار شمار ہوتے ہیں یہی مومن ہیں جو تقاضائے ایمان پورا کرنے میں مشقت برداشت کرتے ہیں اور عبادت الٰہی پہ استقامت کی تلقین کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے بھی محبت کی تلقین کرتے ہیں اور خلقِ خدا پر بھی محبت و شفقت کی تلقین کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو دائیں طرف والے

ہیں کہ انہیں اعمالنامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا اور کامیاب ہوں گے اور جن لوگوں نے انکار کا راستہ اختیار کیا اور میری آیات کو جھٹلایا "یعنی قرآن کا انکار کیا براہِ راست یا قرآنی نظام کا عملاً انکار بھی تو اسی کا حصّہ ہے"۔ یہ لوگ بہت بڑے بدبخت ہیں کہ انہیں آگ میں چُن دیا جائے گا کہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی دیوار میں چُن دیا گیا ہو۔